احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | منگل: ۲۔ شعبان ۱۴۱۳ھ، ۲۶۔ صلح ۱۳۷۲ہش، ۲۶۔ جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے لئے دعا کی درخواست

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی صحت مسلسل گر رہی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ جس کو حکومت دیتا ہے اُسے فراست بھی عطا فرماتا ہے بشرطیکہ وہ خود اپنے اس پاک جوہر کو شرارت یا تعصّب کی کدورت سے مکدّر نہ کر دے۔ نیک طبع حُکّام کو اللہ تعالیٰ تائید غیبی سے بعض ایسے امور میں جن میں حق و باطل پوشیدہ ہوتا ہے حق ظاہر کر دیتا ہے اور فراستِ صحیحہ سے وہ اس اَمر کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر ان کو دلائل کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔

ہمارے اس مقدمہ کی حالت جو ڈگلس کے سامنے پیش ہُوا تھا اس میں غور کرنے والے کے واسطے کئی نشان موجود ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ فراست اچھی چیز ہے۔ انسان اندر ہی اندر سمجھ جاتا ہے کہ یہ سچّا ہے۔ سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوّث ہے۔ وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۵۴۲-۵۴۳)

دعاؤں کے رخ پر چلنے کی تمنا پیدا کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دعائیں بھی اس وقت قبول ہوتی ہیں جب دعائیں جن کے لئے کی جاتی ہیں وہ صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ یاد رکھیں کہ اولاد کے حق میں بھی دعائیں نہیں لگا کرتیں۔ اگر اولاد ان کو قبول کرنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو اور اسے تمنا ہی نہ ہو۔

یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کا عجیب مضمون ہے جس میں (جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے) کا مضمون خدا کی تقدیر میں ہر جگہ صادق آتا ہے۔ ہر شخص کی اپنی تمنا اور خواہش کا اس کی زندگی کا رخ ڈھالنے میں ایک گہرا تعلق ہے اور محض دوسرے کی دعائیں کارگر ثابت نہیں ہوتیں جب تک وہ خود ان دعاؤں کے رخ پر چلنے کی تمنا پیدا نہ کرے۔ ہوائیں ضرور سفر میں ممد ہو جایا کرتی ہیں۔ سمندری سفروں میں بھی اور دنیا کے عام سفروں میں بھی۔ ہوائی جہازوں کی بھی ہوائیں مدد کرتی ہیں بورڈ کی بھی مدد کرتی ہیں۔ پیدل چلنے والوں کی بھی مدد کرتی ہیں۔ لیکن جو ہوا کے مخالف چل رہا ہو۔ اس کی کیسے مدد کر سکتی ہیں اس لئے دعاؤں کا مضمون بھی ہواؤں سے ایک نسبت رکھتا ہے۔

پس یاد رکھیں کہ آپ کے حق میں آپ کی اپنی دعائیں یا میری دعائیں یا ان بزرگوں کی دعائیں جو ہم سے پہلے گزر گئے اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے دعائیں کرتے کرتے انہوں نے جان دی تھی۔ تبھی مقبول ہوں گی جب آپ ان دعاؤں کے رخ پر سفر کرنے کے ارادے کریں گے اور ارادے ہی نہیں کریں گے بلکہ جب ان ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے تو پھر دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی رفتار کو کس طرح غیر معمولی الٰہی تائید حاصل ہوتی ہے۔ (از خطبہ فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم داؤد احمد صاحب آف اوسلو ناروے کو مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب آف ٹنڈو جام کا پوتا اور مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک و خادم دین ہونے اور صحت و تندرستی والی عمر دراز عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نومولود کی والدہ عزیزہ فریدہ داؤد صاحبہ اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

درخواستِ دعا

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

○ میرے عزیز خرم کامران ابن مکرم سید رشید احمد انیس صاحب کا اسلام آباد میں ۱۸ جنوری ۱۹۹۳ء کو اپریشن کامیاب ہو گیا ہے یعنی اسکو اسکی والدہ کا گردہ لگا دیا گیا ہے۔ دونوں کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔

ہفتہ اشاعت

تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ ۵ فروری تا ۱۱ فروری ہفتہ اشاعت منایا جائے اور اس کی الگ رپورٹ بھجوائیں۔

(مہتمم اشاعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ صلح ۱۳۷۲ ہش ۔ ۲۶۔ جنوری ۱۹۹۳ء

ذکر ــــ قولی اور فعلی

اللہ تعالیٰ کا ذکر قولی بھی ہے اور فعلی بھی۔ قولی تو یہ ہے کہ اس کی تسبیح و تحمید کی جائے۔ اس کی پاکیزگی بیان کی جائے۔ اس کی حمد کی جائے۔ اور یہ سب کچھ الفاظ میں ہونے کی وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ قولی ہے۔ اس کا کسی وقت موقعہ مل سکتا ہے اور کسی وقت موقعہ نہیں بھی مل سکتا۔ اگر آپ کچھ پڑھ رہے ہیں۔ بول رہے ہیں۔ بات کر رہے ہیں تو اس وقت تو کوئی ذکر نہیں کر سکیں گے۔ جب اس سے فارغ ہونگے تو قولی ذکر کا موقعہ ملے گا۔ لیکن فعلی ذکر ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔ فعلی ذکر یہ ہے کہ انسان اپنی عادت بنالے کہ ہر کام کرتے وقت خدا تعالیٰ کے متعلق سوچے اور اپنے ہر کام کو اس کی رضا کے مطابق بنالے۔ یہاں کوئی بات زبان سے کہنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ یہ ایک رویّہ ہے اور رویّہ عادت بنانے سے بن جاتا ہے۔ آخر انسان جب کوئی کام شروع کرتا ہے تو اس کے متعلق کچھ تو سوچتا ہی ہے۔ اور یہی سوچ اسے کام کی صحیح سمت میں لے جاتی ہے۔ یا ہو سکتا ہے غلط سمت میں بھی لے جائے۔ اگر اس وقت انسان خدا کے متعلق سوچے اور ہر کام کے وقت ایسا کرے تو یہ سوچ اس کا رویّہ بن جائے گا۔ اور پھر وہ ہر کام میں اس بات کو مدنظر رکھے گا کہ اس کی سمجھ بوجھ کے مطابق اس کا کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔ اور اس طرح اسے حوصلہ بھی ملے گا۔ اور کام بھی صحیح سمت میں شروع ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے خود ہماری ہدایت فرماتے ہوئے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہم اس کا ذکر کرینگے اور ایسے اپنا رویہ بنا لیں گے تو اس کی رحمت کے مستحق ہونگے اور فرشتے بھی ہمارے لئے دعائیں کریں گے اور فرشتوں کی دعائیں یقیناً مقبول ہونگی۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کو تسکین بھی حاصل ہوگی۔ فرشتے ہمارے لئے مقبول دعائیں بھی کریں گے۔ نتیجۃً ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وارث ہو جائیں گے۔ اور یہی زندگی کی کامیابی کا ذریعہ اور اس کا ثبوت ہے۔

پس ہمارا فرض ۔ بلکہ یہ بات ہمارے اپنے فائدہ کی ہے۔ کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ قولی بھی اور فعلی بھی۔ اللہ تعالیٰ کے ہر احسان پر اس کا شکر ادا کریں اور اس طرح اس سے مزید احسان کی توقع رکھیں۔ یہ گُر خدا تعالیٰ ہی کا بتایا ہوا ہے اس لئے اس گُر سے ہم سب کو فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اے خدا تُو ہمیں توفیق دے۔

خالقِ ارض و سما کے ذکر سے
وارثِ لُطف و کرم ہم ہوگئے
اس کی رحمت اس طرح لپٹی کہ بس
یوں لگا رحمت میں ہم ضم ہوگئے

ــــ ابوالاقبال

اُسی حویلی پر

وہ لاجواب ہُوا میری اس پہیلی پر
کہ: جان سُولی پہ ہو اور سَر ہتھیلی پر

مکیں تو جا چُکا نیلے سمندروں سے پَرے
مگر نگاہ لگی ہے اُسی حویلی پر

مصیبتیں ہیں بہت، جانِ ناتواں تنہا
تمام شہر کی یلغار ہے اکیلی پر

بدل گئی ہیں زمانے کی جانچ کی قدریں
گماں کپاس کا ہونے لگا چنبیلی پر

بچھی ہے ملگجے کھیتوں میں چاندنی جیسے
اُگی ہو آس کی سرسوں کسی ہتھیلی پر

وہ دستگیر ہے دَر اس کا کھٹکھٹا دیکھو
جواب کوئی تو آئے گا ایلی۔ ایلی پر

بڑی کڑی رہی طبعِ گریز پا کے لئے
چُنی تھی مَیں نے زمیں تو نئی نویلی! پر

پرویز پروازی

تحریکِ جدید کی مالی قربانی کے بارے میں تین نکات

۱۔ جو شخص اس میں حصّہ نہیں لیتا وہ خطرے کے مقام پر کھڑا ہے:۔
فرمایا: "میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور جو شخص (میری) آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

۲۔ تحریکِ جدید کی عظمت کے پیشِ نظر اس کی خاطر جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے:۔
"ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دُنیا کے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لاکر بٹھانا پڑے گا۔"

۳۔ تحریکِ جدید کی اہمیت کسی لمحہ بھی نظرانداز نہیں کرنی چاہیئے:۔
فرمایا: "یہ ایسی باتیں ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے کھاتے پیتے ہر لمحہ اپنی بیویوں، اپنے بچوں، اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ کرنا چاہیئے۔" (ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

نمے ترسیم از مردن چنیں خوف از دل انگندیم
کہ ما مُردیم زاں روزیکہ دل از غیر برکندیم

ہم مرنے سے نہیں ڈرتے ہم نے یہ خوف دل سے نکال دیا ہے کیونکہ ہم تو اسی دن سے مَر چکے ہیں جب سے ہم نے غیر سے اپنا دل ہٹا لیا ہے یعنی اب ہم صرف اور صرف خدا کے لئے ہیں اور اس کی راہ میں مُرنا جینے سے بھی بہتر ہے۔

دل و جاں در رہِ آں دلستانِ خود فدا کردیم
اگر جانہا ز ما خواہد بصد دل آرزومندیم

ہم نے اس محبوب کی راہ میں یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے آپ کو فدا کر دیا ہے۔ اگر وہ ہماری جان مانگے تو ہم سو دل کی خواہشیں لے کر یعنی بصد شوق اس بات کی تمنا کریں گے کہ ہم اپنی جان دے دیں۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ سے محبت کی ایک نہایت مضبوط دلیل بیان فرمائی ہے۔ اور وہ دلیل یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو اس کے غیر سے ہٹا لیتا ہے اور خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے۔ وہ مرنے سے کسی طور بھی خوف نہیں کھاتا۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ جس دن سے اس نے اپنے آپ کو غیر سے منقطع کیا ہے اور خدا تعالیٰ سے اپنا رابطہ پیدا کیا ہے۔ وہ ایک طرح سے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے سپرد کر چکا ہے۔ اب اسے اس بات کا خوف نہیں کہ وہ جیتا ہے یا مرتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ ہم نے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا دل اور اپنی جان اپنی طرف سے فدا کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ہم زندہ نظر آتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارا دل اور ہماری جان اس پر فدا ہو چکے ہیں اور اگر وہ یہ چاہے کہ ہم اپنی جان اس کی راہ میں دے دیں تو ہم بصد شوق یہ خواہش کریں گے کہ ایسا ہو جائے اور سینکڑوں دلوں کے ساتھ یہ خواہش رکھیں گے کا مطلب یہ ہے کہ ہم انتہائی طور پر اس بات کی خواہش کریں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دیں۔ جب تک انسان غیر سے اپنے دل کو ہٹا نہ لے اس وقت تک حقیقی طور پر وہ خدا تعالیٰ کا نہیں بن سکتا۔ یہ بات کہ اسے خدا کا بھی خیال ہو اور دوسروں کا بھی یہ اسے (خدا تعالیٰ کو) پسند نہیں۔ خدا تعالیٰ کو تو یہی بات پسند ہے کہ انسان جو اس کی تخلیق ہے اس کے رحم و کرم سے جیتا ہے اور جینے کے سارے سامان حاصل کرتا ہے۔ وہ خدا ہی کا ہو جائے۔ اور خدا ہی کا ہو جانے کے لئے اسے مکمل طور پر غیر سے منقطع ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دنیا میں دوسرے لوگوں سے تعلق نہ رکھے لیکن اس کا تعلق ان لوگوں سے یا دنیا سے ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے تعلق کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہ ہو۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے احکام کی پوری طرح پیروی کرتا ہے اور اپنی خواہشات کو مار دیتا ہے۔ اور وہ یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کی رضا کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنے دل و جان خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیئے ہیں
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے ساتھ ایسا رابطہ پیدا کریں۔ ہمارے دل میں اس کی ایسی محبت جاگزیں ہو کہ ویسی کسی اور چیز سے یا کسی اور شخص سے نہ ہو۔ ہم اپنے آپ کو صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کے لئے وقف رکھیں۔ دنیا کے بھی جو کام کریں وہ اسی نظریہ سے کریں کہ ہم خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہیں اور یہ کام ہماری راہ میں کسی طرح بھی روک نہیں بن سکتے۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرما۔

"دنیا کے سیاستدان ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کو اس وقت سمجھانے کی ضرورت ہے اور اگر وہ سمجھ جائیں تو ساری دنیا سے فساد اُٹھ سکتے ہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الثانی ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۲۴ء کو لندن سے ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔ واٹر لو سٹیشن پر جہاں سے حضور مع خدام گاڑی پر سوار ہوئے بہت سے یورپین مردوں اور عورتوں کے علاوہ ہندوستانی اور افریقن لوگ بھی الوداع کرنے کے لئے موجود تھے۔ نہایت محبت آمیز مصافحوں کے بعد ہر ایک نے خدا حافظ کہا اور فوٹو گرافروں نے فوٹو لئے لندن سے گاڑی ساؤتھ ہمپٹن سے پہنچی۔ جہاں سے حضور مع رفقاء نے رات کے بارہ بجے بحری جہاز سے رود بار انگلستان عبور کی اور ۲۶ ر اکتوبر کو ساڑھے آٹھ بجے کی گاڑی سے سوار ہو کر پیرس پہنچے۔ پیرس میں حضور کا قیام بہت مختصر تھا۔ جو بہت کامیاب رہا۔ روزانہ اخبارات کے نمائندے ملاقات کے لئے آئے۔ پیرس کی سرکاری نو تعمیر بیت الحمد میں پہلی نماز حضور نے پڑھائی۔ پریس کے نمائندوں اور سینما کی کمپنیوں نے فوٹو لئے جو روزانہ اخبارات میں شائع ہوئے۔

حضور ۳۱ ر اکتوبر کو پیرس سے روانہ ہوئے۔ ۲ ر نومبر کی رات کو وینس (اٹلی) سے جہاز پر سوار ہو کر ۱۸ ر نومبر ۱۹۲۴ء کو بمبئی کے ساحل پر اترے جماعت احمدیہ کے قریباً ۲۰۰ ر نمائندوں نے جو ہندوستان کے مختلف حصوں سے تشریف لائے تھے۔ حضور کا نہایت گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا اور پریس کے نمائندوں نے فوٹو لئے ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے تمام جماعت احمدیہ ہندوستان کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ یہاں سے حضور لیاقت منزل میں پہنچے اور جناب سید محمد رضوی صاحب کے ہاں فروکش ہوئے۔ بمبئی کے تمام با اثر اخبارات کے نمائندوں نے حضور سے سفر یورپ کے حالات دریافت کرنے کے لئے ملاقات اور گفتگو کی۔ بمبئی میں بخیر و عافیت پہنچنے پر حضور نے جماعت احمدیہ کے نام برقی پیغام ارشاد فرمایا کہ "میں اپنی طرف سے اور اپنے رفقائے سفر کی طرف سے تمام احباب جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ حیرت انگیز کامیابی جو ہمیں اس سفر کے دوران میں حاصل ہوئی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے تھی اس نے ہر قدم پر ہماری نصرت فرمائی۔ اور ہمارے لئے ایسے اوقات میں دروازے کھولے جبکہ ہمیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا۔ میں تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے آقا و مولا کے اس خاص فضل کو یاد رکھیں اور اپنے آپ کو ان بڑی قربانیوں کے لئے تیار کریں جو انہیں ان اثمار کے حاصل کرنے کے لئے کرنی پڑیں گی جو گذشتہ چار ماہ کے کام کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنی برکات نازل فرمائے"۔

حضور ۲۰ ر نومبر ۱۹۲۴ء کو بمبئی سے بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے کے ذریعہ روانہ ہو کر اگلے دن ۲۱ ر نومبر ۱۹۲۴ء کو آگرہ پہنچے۔ آگرہ آتے ہوئے آپ نے اکرن کا مشہور مقام دیکھا جو مائی جمیا کا گاؤں اور جماعت احمدیہ کے معرکہ (مساعی) کا اہم میدان رہا ہے۔ آگرہ سٹیشن پر آپ کا مخلصانہ استقبال کیا گیا۔ مرزا عرفان علی بیگ صاحب نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔

۲۲ ر نومبر کو حضور ملکانہ دعوت الی اللہ کا بہت بڑا مرکز ساندھن دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہاں کل انتظام ملکانوں نے کیا تھا۔ بڑے بڑے شاندار دروازے بنائے گئے تھے۔ جن میں سے ایک پر "غلام احمد کی جے" کا فقرہ لکھا ہوا تھا۔ حضور کی خدمت میں ایک ایڈریس بھی پیش کیا گیا جس کا حضور نے جواب دیا پھر بہت سے لوگوں نے بیعت کی۔ ساندھن سے روانہ ہو کر حضور ٹھنیرا سٹیشن سے سوار ہوئے اور اسی رات دہلی پہنچے۔ دہلی سٹیشن پر بہت بڑا مجمع تھا یہاں تک کہ چلنا مشکل تھا۔ دہلی اور شملہ کی جماعتوں نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کا حضور نے جواب دیا۔ اور ۲۴ ر نومبر کی صبح کو دہلی سے روانہ ہو کر انبالہ پہنچے اور انبالہ سے بٹالہ روانہ ہوئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

یہ تصویر محترم مصطفےٰ ثابت صاحب اور مکرم ہدایت اللہ ہیش صاحب کے اعزاز میں تحریک جدید کے دفاتر کے سامنے لی گئی تھی۔ اگلی قطار میں بائیں طرف سب سے پہلے مولانا غلام باری صاحب سیف ہیں اور یہ اپنے اس لباس میں کھڑے ہیں جس میں انہیں بہت کم دیکھا جاتا ہے۔ دمشق تعلیم کے لئے جانے سے پہلے ہمیشہ شلوار قمیض اور اچکن پہنتے تھے۔ دمشق سے واپس آکر آپ نے کوٹ پتلون اور ٹائی کا بھی استعمال شروع کر دیا۔ یہ دمشق کے قیام کی یادگار ہے اور اب اس یادگار کو کبھی کبھی قائم رکھنے کے لئے آپ کوٹ پتلون اور ٹائی پہنتے ہیں۔ لیکن بہت شاذ۔ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ وہ اس لباس میں دور جدید کے ایک بہت بڑے عالم نظر آتے ہیں۔ اس لئے یہی لباس پہنا کریں تو شائد زیادہ بہتر ہو لیکن اکثر کا خیال یہ ہے کہ ان کا اصل تشخص کوٹ پتلون نہیں بلکہ شلوار قمیض ہے۔ اور اس میں یہ مشرقی عالم دین لگتے ہیں۔ وہ لباس انہیں ان دوستوں کے خیال میں سجتا بھی زیادہ ہے کیونکہ شلوار قمیض کے اوپر آپ اچکن پہنتے ہیں۔ اور کم از کم ہماری جماعت کے ایک عالم کے لئے اچکن اس کا اصل تشخص ہے۔ بہت اچھے مصنف اور بہت اچھے مقرر۔ ان کی تصانیف ہاتھوں ہاتھ لی جاتی ہیں۔ دور دور تک ان کا تذکرہ ہوتا ہے۔ میں خود انگلستان جلسہ سالانہ پر گیا تو میرے قریب ہی بیٹھے محترم صاحبزادہ ایم۔ ایم۔ احمد نے مجھ سے پوچھا کہ فلاں کتاب آپ کی تصنیف ہے انہیں کتاب سے تو واقفیت تھی مصنف کا نام بھول گئے تھے میں نے گذارش کی کہ وہ کتاب مولانا غلام باری صاحب سیف کی تصنیف ہے۔ مقرر اتنے اچھے ہیں کہ ہر جماعت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے جلسوں میں دیگر علماء کے علاوہ مولانا غلام باری سیف ضرور شامل ہوں۔ اگرچہ اب دل کے مریض ہیں اور طبی ہدایت یہ ہے کہ تقاریر زیادہ نہ کریں لیکن وہ دوستوں کو مایوس نہیں کرنا چاہتے اور تقاریر کے لئے مختلف جماعتوں میں چلے جاتے ہیں اور بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ

ہانپتے کانپتے واپس آتے ہیں۔ میں نے خود کئی دفعہ ان کے ڈاکٹر بیٹے مکرم عبدالخالق صاحب خالد سے کہا ہے کہ مولانا صاحب کو تقاریر کرنے سے روکیں۔ وہ مسکرا دیتے ہیں اور کہتے ہیں روکتا تو بہت ہوں لیکن میری مانتا کون ہے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ محترم مولانا غلام باری سیف کو صحت وعافیت عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے اور جماعتیں انہیں اپنے جلسوں پر بلاتی ہی رہیں اور ان کی تصانیف دور دور تک علم پھیلانے کا باعث ہوں۔

ان کے آگے ہمارے جرمنی کے بہت بڑے زبان دان ادیب اور شاعر مکرم ہیش صاحب ہیں۔ یہ صاحب جرمنی زبان میں سلسلے کا لٹریچر ڈھالنے میں مصروف رہتے ہیں۔ دیگر احباب کے جرمن ترجموں کی نظر ثانی کرتے ہیں۔ جرمنی کے ریڈیو اور ٹیلیویژن پر انہیں شوق سے بلایا جاتا ہے اور یہ اپنی نظمیں جرمنی اور انگریزی دونوں زبانوں میں خوب مزے لے لے کر پڑھتے ہیں۔ انکی انگریزی نظمیں ماہنامہ تحریک جدید میں بھی شائع ہوتی رہی ہیں۔ صحیح معنوں میں جدید دور کے احمدی شاعر ہیں۔ اور مصنف بھی۔ حال ہی میں پاکستان تشریف لائے تو مجھے اپنی ایک کتاب مرحمت فرمائی۔ یہ کتاب مذاہب کے متعلق ہے اس میں مذہب کی افادیت اور مذہب پر عمل کرنے کی ضرورت کا خصوصی ذکر ہے۔ احمدیہ جماعت کو بڑی تفصیل کے ساتھ اس میں پیش کیا گیا ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ کتاب ایک عام پبلشر نے چھپوائی ہے جس کا احمدیہ جماعت سے کوئی تعلق نہیں پاکستان کے اس دورے میں آپ نے ایک خاص کام بھی سرانجام دینا تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ پاک وہند کی شاعری کے متعلق انہیں ضروری معلومات حاصل کرنا تھیں تاکہ وہ آئندہ عنقریب آنے والی کتاب میں ان باتوں کو شامل کر سکیں غالباً پاک وہند کی شاعری کا جرمنی زبان کی شاعری سے موازنہ کرنا چاہتے تھے چنانچہ الفضل کے دفتر میں میرے پاس تشریف لائے اور اس سلسلے میں میرا ایک خاصا طویل انٹرویو ریکارڈ کر کے لے گئے۔ اس انٹرویو میں شاعری

کے متعلق بہت اچھی اچھی باتیں سامنے آئیں یعنی جرمنی شاعری کے متعلق اور اسی طرح جو کچھ مجھے اردو اور ہندی شاعری کے متعلق معلوم تھا اسکو میں نے بھی اپنی بساط کے مطابق ریکارڈ کروا دیا۔ ان سے آگے محترم مولانا محمد شریف صاحب ہیں۔ میں کاغذی ہے پیرہن میں آپ کے متعلق خاصی تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ آجکل آپ کسی حد تک علیل ہیں آپ کے لئے تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ مجھے ۱۹۴۵ء میں نائیجیریا جاتے وقت عربی سے صرف اتنی شد بد تھی کہ ایک محترم استاد نے صرف میر اور نحو میر پڑھائی تھیں۔ میں نے مولانا محمد شریف کے پاس جا کر آپ کا شائع کردہ عربی لٹریچر پڑھنے کی کوشش کی اور اس کی سلاست اور شگفتگی زبان کی وجہ سے عربی مجھے خاصی آسان زبان لگی۔ مجھے عربی زبان سے واقفیت ہو گئی۔ بعد میں نائیجیریا میں جاکر عرب ممالک کے سفراء سے تعلقات پیدا کرنے کے نتیجہ میں مجھے عربی زبان میں چھپنے والے روزنامے اور ہفت روزہ پرچے ملتے رہے جنہیں مطالعہ کرنے کے نتیجہ میں میں کسی حد تک عربی زبان کو سمجھنے اور بولنے لگا۔ یہ مولانا محمد شریف صاحب کا مجھ پر احسانوں میں سے ایک احسان ہے۔ ان کے متعلق میں جو کچھ پہلے کہہ چکا ہوں اب دہرانے کی ضرورت نہیں سوائے اس بات کے کہ مولانا محمد شریف صاحب ایک اچھے مقرر ہیں اور سلیس اور شگفتہ زبان میں عربی کا جو لٹریچر انہوں نے پیدا کیا ہے وہ ہمیشہ اپنی افادیت سے دوستوں کو اپنا ممنون بناتا رہے گا۔ آپ اکثر بتاتے ہیں کہ بچپن میں محلہ دارالرحمت (قادیان) کے بعض نوجوانوں کو ساتھ لیکر شام کے وقت وہ کھیتوں میں چلے جاتے تھے اور وہاں دوستوں کو سامنے بٹھا کر تقریر شروع کر دیتے تھے۔ بعض اوقات ان کی خاصی اونچی آواز سن کر محلے والے پریشان بھی ہو جاتے کہ آج ہمارے محلے کے قریب کس نے جلسہ شروع کر دیا ہے۔ بیرون ملک جانے سے پہلے آپ نے کئی شہری جماعتوں میں جاکر تقاریر بھی کیں اور مناظرے بھی کئے۔ کچھ عرصہ آپ ڈیرہ غازی خان میں بطور مربی متعین رہے۔ بیرون ملک سے واپس آنے کے بعد دفاتر تحریک جدید میں کام کیا ایک وقت میں آپ سیکرٹری نصرت جہاں بھی تھے۔ پھر

آپ کو گیمبیا بطور مربی بھیجا گیا۔ جہاں جماعت کے استحکام کے علاوہ آپ نے ایک سیکنڈری سکول بانجول میں جاری کیا جس کے آپ ہی پہلے پرنسپل تھے۔ گیمبیا ۲ دفعہ تشریف لے گئے اور واپسی پر دفاتر میں کام کرنے کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ جامعہ احمدیہ میں پروفیسر متعین کر دیئے گئے۔ ان کے آگے خاکسار ہے (نسیم سیفی)

مجھے کوئی ایسی بات تو دکھائی نہیں دیتی جو میں اپنے متعلق کہوں اور یہ سمجھوں کہ میں نے قابل داد کام کیا ہے۔ لیکن بہرحال تصویر میں موجود ہوں اور جن دوستوں کے ساتھ موجود ہوں ان کی معیت میرے لئے فخر کا باعث ہے۔ میں قادیان میں ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوا۔ مختلف شہروں میں سکولنگ کے بعد اسلامیہ کالج لاہور سے علامہ عبداللہ یوسف علی کی پرنسپلی میں ایف۔ اے کیا۔ انگریزی کے اساتذہ میں سے پروفیسر حمید احمد خان جو بعد میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر بنے میرے انگریزی کے استاد تھے۔ فارسی میں نے محترم مولانا علم الدین سالک صاحب سے پڑھی اس کے بعد دو سال بعض وجوہات کی بناء پر تعلیم ترک کرنا پڑی اور پھر اس کے بعد فیروز پور میں رام سکھ داس کالج میں داخل ہو کر بی۔ اے کیا۔ چند مہینے فیروز پور کے آرسنل میں نوکری کی اور اس کے بعد چند سال دہلی میں ڈائرکٹوریٹ آف جنرل سپلائیز میں ملازم رہا۔ میں تھا جب میرا وقف منظور ہوا۔ اور حضور نے قادیان بلا کر تھوڑی سی عربی گرائمر کی تعلیم دلوادی اور اسی طرح بعض دیگر امور کے لئے بھی اساتذہ مقرر فرما دیئے اور خاکسار کو نائیجیریا بھجوا دیا۔ وہاں ۱۹۴۹ء میں خاکسار نے پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ جو خدا کے فضل سے اب تک جاری ہے۔ "احمدیہ بک شاپ" اور "دینی لٹریچر" حکومت سے رجسٹر کروائے۔ احمدیہ پریس بھی رجسٹر کروایا۔ دی ٹروتھ ہفتہ وار اخبار جاری کیا۔ پہلا میڈیکل مشن نائیجیریا میں کھلوایا۔ ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب اس کام کے لئے تشریف لائے اس کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کیلئے کانو میں انتظام کیا اور خدا کے فضل سے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا قائم کردہ کلینک اب ایک بہت بڑا ہسپتال بن چکا ہے۔ ریڈیو پر اکثر جانے کا موقعہ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

ملک بدر فلسطینیوں تک رسائی

بیروت نے دیگر ممالک کی حکومتوں سے کہہ دیا ہے کہ ان کے سفیر ان ۴۰۰ سے زیادہ فلسطینیوں سے ملاقات نہیں کر سکتے جو نومین لینڈ میں پھنسے ہوئے ہیں اگر انہیں لبنان میں سے گذر کر وہاں تک جانا پڑے تو انہیں اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ مروان حمادی جو وزیر صحت ہیں اور ایکٹنگ وزیر خارجہ بھی ہیں نے نیوز ایجنسیوں کو بتایا ہے کہ بیروت چاہتا ہے کہ ان لوگوں تک اسرائیل کے ذریعے پہنچنے کو روکا جائے۔ کیونکہ وہ ایسا کر کے دنیا پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ یہ لوگ جو ملک بدر کئے گئے ہیں لبنان کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومتوں کو لکھا ہے کہ ہمارے ملک میں سے ان فلسطینیوں تک پہنچنے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر ہم یہ راستہ مہیا کر دیں تو اسرائیل کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ یہ سڑک سب کے لئے کھلی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سے ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم سفیروں کو ادھر ادھر گھومنے سے روکنا چاہتے ہیں وہ لبنان میں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں لیکن لبنان میں سے ہو کر وہ ان فلسطینیوں تک پہنچنا چاہیں تو انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہم نہیں چاہتے کہ ایسی کوئی بات ہو جس سے لبنان اپنے آپ کو مشکلات میں ملوث کرلے۔ انہوں نے ریڈ کراس کو بھی یہی بات بتائی ہے۔ اگرچہ آغاز کار میں ریڈ کراس کی عالمی کمیٹی کو اس بات کی اجازت دے دی گئی تھی کہ ان لوگوں سے ملاقات کی جا سکتی ہے لیکن اب ہم کسی کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

یہ لوگ اسرائیل اور لبنان کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں۔ ریڈ کراس کی عالمی کمیٹی کو اجازت دینے کے معاً بعد ہم نے یہ محسوس کیا کہ اسرائیل اس کا غلط فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور اسی لئے ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ اب کسی کو لبنان کے ذریعے ان لوگوں تک پہنچنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

صومالیہ کی کیفیت

ایک فوجی نمائندے نے بتایا ہے کہ صومالیہ میں ابھی تک لوٹ مار جاری ہے جو سامان باہر سے لایا جاتا ہے اور فوج کی حفاظت میں ضرورت مندوں کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کو لوٹنے کی کوشش کرنے والے ابھی تک موجود ہیں۔ ان کے پاس اسلحہ ہے اور وہ طاقت استعمال کرتے ہوئے خورد ونوش کا سامان لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گذشتہ روز امریکہ کے بحری بیڑے کے فوجیوں نے ایسے ہی تین صومالیوں کو حملے کے دوران ہلاک کر دیا اور ان کا چوتھا ساتھی زخمی ہو گیا۔ چیف وارنٹ آفیسر ایرک کارلسن نے کہا کہ بحری بیڑے کے اراکین ایک چھ منزلہ عمارت میں جو امریکہ کے سفارت خانے سے چند سو گز کے فاصلے پر ہے نے دیکھا کہ سات مسلح صومالی گھوم پھر رہے ہیں۔ لگتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو فوج کا حصہ سمجھتے ہوئے یہاں پٹرول کر رہے ہیں، حالانکہ یہ لوگ ان لٹیروں میں سے تھے جو باہر سے آنے والا سامان ضرورت مندوں تک نہیں پہنچنے دیتے. جونہی ان صومالیوں کو پتہ چلا کہ امریکہ کے فوجیوں نے انہیں دیکھ لیا ہے انہوں نے کوشش کی کہ وہ اس چھ منزلہ عمارت پہ فائرنگ کریں۔ لیکن امریکیوں نے ان سے پہلے فائر کر کے تین کو ہلاک کر دیا اور ان کی فائرنگ سے چوتھا زخمی ہو گیا۔ اگرچہ ان صومالیوں نے بھی فائرنگ تو کی لیکن ان کی فائرنگ کامیاب ثابت نہ ہو سکی۔ اور امریکی فوجیوں میں سے کسی کو زخم تک نہیں لگا۔ اس جھگڑے کے دوران بہت سے صومالی وہاں اکٹھے ہو گئے اور ان کو وہاں موجود پا کر فوجی اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ جب سے غیر ملکی فوجیوں نے خورد ونوش کے سامان کو حفاظت کے ساتھ پہنچانے کا انتظام کیا ہے اب تک گیارہ صومالی اس کوشش میں مارے گئے ہیں کہ وہ راستے ہی میں خورد ونوش کا سامان لوٹ لیں۔

منشیات کی روک تھام

منگل کے روز برطانیہ کے ہوم سیکرٹری مسٹر کینتھ کلارک نے بتایا کہ عنقریب پاکستان اور برطانیہ ایک معاہدے پہ دستخط کریں گے۔ جس کی رو سے منشیات سے حاصل کردہ منافع حکومتیں اپنے قبضے میں لے سکیں گی۔ آپ لاہور ہوائی اڈے پر نئی دہلی سے پاکستان پہنچنے پر صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ دونوں ملک منشیات کی غیر قانونی تجارت کو روکنے میں ایک دوسروں کی مدد کریں گے۔ اور بھرپور تعاون کے ذریعے اس لعنت کو ختم کیا جا سکے گا۔ آپ نے کہا کہ منشیات کی تجارت دونوں ملکوں کے لئے نہایت خطرناک ہے۔

برطانوی ہوم سیکرٹری کو ہوائی اڈے پر پنجاب کے وزیر تعلیم عثمان ابراہیم نے خوش آمدید کہا اور پاکستان میں قیام کے دوران کہا جاتا ہے کہ آپ وزیر اعظم وزیر داخلہ اور وزیر منشیات سے ملاقاتیں کریں گے۔ مسٹر کینتھ کلارک نے کہا کہ اس میں کیا شک ہے کہ پاکستان منشیات کی تجارت کے لئے ایک اہم ملک ہے آپ اس سلسلے میں پاکستان کے حکام سے بنیادی طور پر منشیات کو کنٹرول کرنے کے سلسلے میں گفت و شنید کریں گے۔ اسکے علاوہ دیگر سیاسی معاملات بھی زیر بحث آئینگے۔

برطانوی ہوم سیکرٹری نے کہا کہ پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات خاصے گہرے اور قریبی ہیں اور وزیر اعظم سے ملاقات کے ذریعے وہ ان تعلقات کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

اس سے پہلے وہ وزیر اعظم سے جون کے مہینے میں ملاقات کر چکے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ برطانیہ کے ہندوستان اور پاکستان دونوں سے اچھے تعلقات ہیں۔ اور برطانیہ چاہتا ہے کہ یہ دونوں ملک اپنے مسائل جن میں کشمیر بھی شامل ہے بہتر طریق پر حل کریں۔

ایم ۔ کیو ۔ ایم

سینیٹر اشتیاق اظہر نے گذشتہ جمعہ کے روز کہا کہ سندھ کا کلین اپ اپریشن ایم کیو ایم کو کچلنے کے لئے تھا۔ اور شہری علاقوں میں جو قتل ہو رہے ہیں وہ ابھی تک جاری ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ ۶ ماہ گذر چکے ہیں جب اپریشن شروع کیا گیا تھا ۲۷ بڑی مچھلیاں جن میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین سینیٹر اور موجودہ حکومت کے حمایتی شامل ہیں ابھی تک پکڑی نہیں جا سکیں۔ اور وہ آزادانہ زندگی بسر کر رہی ہیں۔

حال ہی میں کراچی میں جو فسادات ہوئے ہیں ان کے متعلق انہوں نے کہا کہ پاک کالونی کراچی میں ایم کیو ایم کے کارکنوں کی ہلاکت جو ایم کیو ایم حقیقی کے ذریعے ہوئی یہ اعلیٰ سطح کے بورڈ کی کلیرنس کے بعد وقوع پذیر ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک ایم کیو ایم کے کارکنوں کی ہلاکت کا سلسلہ جاری ہے۔ ایم کیو ایم کے باغی جو قانون لاگو کرنے والی ایجنسیوں کی پشت پناہی میں کر رہے ہیں وہ ایم کیو ایم کے حمایتیوں کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ فیڈرل انوسٹیگیشن ٹیم نے پہلے ہی ایم کیو ایم کو اذیت پہنچانے کے لئے ٹارچر سیل تیار کر رکھے ہیں۔

برٹش فارن سیکرٹری کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکومت نے ابھی تک برطانوی حکومت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ مجرموں کو واپس بلانے کے لئے نہیں کہا۔ انہوں نے کہا کہ واپس بلانے کا سوال پاکستانی حکومت نے نہیں اٹھایا تھا۔ کیونکہ اس کے پاس الطاف حسین کو برطانیہ سے واپس لانے کے لئے ضروری مواد موجود نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے ان کے خیال میں حکومت مجرموں کو واپس لانے کا معاہدہ کسی یورپین ملک سے بھی طے نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ایسے معاہدے طے ہو جانے کے بعد اسے ۱۵ سے ۲۰ شخصیتوں کو امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کے حوالے کرنا پڑے گا۔ مبینہ طور پر یہ لوگ مختلف جرائم میں ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن مجرموں کی ان کو ضرورت ہے ان میں سے بعض پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مغربی ممالک نے کئی دفعہ یہ کوشش کی ہے کہ پاکستان کے ساتھ مجرموں کی واپسی کا معاہدہ طے ہو جائے لیکن ان کے بیان کے مطابق پاکستان کی حکومت ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جن احمدی بچوں نے تلاوت مکمل کر لی ہے اور اب ترجمہ سیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کے دینی علم کو بابرکت کرے اور انہیں علم کے نور کو دور دور تک پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ سیدہ شہزادہ صاحبہ ناظم آباد کراچی سے لکھتی ہیں:

سلام کے بعد عرض ہے کہ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو ہمیشہ سلامت رکھے اور صحت والی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

محترم انکل میری آپ سے گذارش یہ ہے کہ میں ہومیو پیتھک سنٹرل کالج ناظم آباد میں فائنل ایئر کی طالبہ ہوں آپ دعا کریں کہ میں بہت اچھی پوزیشن سے پاس ہو جاؤں۔

۱۔ اکتوبر ۲۶ تاریخ کو سندھ کے تمام ہومیو پیتھک کالجز کے مابین ایک مقابلہ مضمون نویسی کا انعقاد ہوا۔ اس پروگرام میں مشہور ڈاکٹرز کا سیمینار بھی تھا۔ ہمارے مضمون کا فیصلہ ہونا تھا۔ تو جناب آپکی دعا سے میں اس مقابلہ مضمون نویسی جس کا عنوان تھا۔ "منشیات ہمارے معاشرے کا کینسر ہے" میں FIRST آئی ہوں اور مجھے "FIRST HOMEO AWARD" ملا ہے۔

۲۔ دسمبر میں بھی ایک ایسے ہی پروگرام کا انعقاد ہوا۔ جس میں تقاریر کا مقابلہ تھا۔ تقریر کا عنوان "ہومیو پیتھک علاج اور اس کا فلسفہ موجودہ دور کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے یا نہیں" تھا۔ یہ بھی پورے سندھ کے کالجز کے درمیان تھا۔ حیدر آباد سے بھی طلباء نے شرکت کی۔ اس تقریر کے FAVOUR میں اور AGAINST میں تقریر کرنی تھی۔ میں نے تو حق میں تقریر کی۔ اور خدا کے فضل اور احمدیت کی برکتوں سے اس مقابلہ تقاریر میں بھی مجھے FIRST انعام ملا اور فرسٹ آنے پر مجھے ٹرافی ملی ہے۔ اور کالج کے لئے بھی ایک ٹرافی مجھے دی گئی ہے اور ایک کتاب ہومیو پیتھی کے بارے میں بھی ملی ہے۔ یہ بہت اچھی کتاب ہے اور انگلش میں ہے۔ اور میں نے اپنے کالج میگزین میں چھپنے کے لئے دو عدد مضامین بھی دیئے ہیں۔ بعنوان (۱) جب خدا کو پہچان لو گے ...... (۲) پچھلی طلب کے آئینے میں۔

اس کے علاوہ میں نے اپنے کالج میں دو دفعہ سیرت النبیؐ کے پروگرام میں حصہ لیا ہے۔ میری ایک تقریر کا عنوان تھا "آنحضرتؐ کی سیرت دعوت الی اللہ کے آئینے میں" اور دوسری "مقدس دن اور مطہر راتیں" تھی۔ ان تقریروں میں اشعار بھی درثمین اور کلام محمود کے تھے۔

محترم انکل آپ سے گذارش ہے کہ دعا کریں کہ میں آئندہ بھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ چڑھ کر کام کروں۔ مجھے اور میرے والوں کو خدا تعالیٰ احمدیت کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ ہم اس کے ساتھ ساتھ خدا کے فضل سے جماعت کا کام بھی کرتے ہیں مثلاً میری امی جان اپنی قیادت نمبر ۷ کی نائب سیکرٹری اصلاح وارشاد ہیں اور اپنے حلقہ کی صدر ہیں۔ ہمارا حلقہ جب سے ہمیں ملا ہے پوری قیادت کے ۹ حلقوں میں سے ہمیشہ اول نمبر پر آتا ہے ہر لحاظ سے۔ میں بھی اپنی قیادت نمبر ۷ کی نائب جنرل سیکرٹری ہوں۔ پچھلے تین سال سے میں خود سیکرٹری تھی۔ اور اپنے حلقہ اقبال ٹاؤن کی بھی سیکرٹری ہوں۔ اور میری بڑی باجی صحت جسمانی کی۔ ان سے چھوٹی باجی ناصرات کی اور ان سے چھوٹی باجی مال کی اور ان کے بعد میں ہوں پھر بھائی ناصر احمد ہیں وہ اپنے حلقہ کے اطفال کے ناظم ہیں۔ اور ان سے یعنی سب سے چھوٹی بہن مسرت نوید اپنی قیادت نمبر ۷ کے ۹ حلقوں کی نائب نگران ناصرات ہیں۔ باقی عہدے دوسری ممبرات کو دیئے گئے ہیں۔ محترم انکل آپکی خدمت میں گذارش ہے کہ مندرجہ بالا انعامات کے بارے میں ہم سب کے پیارے اخبار الفضل میں اپنے الفاظ میں شائع کر دیں۔ آپ کی بہت بہت نوازش ہوگی۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صـ ۴

ملا۔ اخبارات میں مضامین خطوط اور پاکستان کی خبریں چھپواتا رہا۔ اخبار ٹروتھ میں پاکستان کی خبریں۔ پاکستان کے متعلق مضامین اور پاکستان سے تعلق رکھنے والی تصاویر کا ایک بارہ سالہ انڈکس تیار کر کے جب حکومت پاکستان کو پیش کیا گیا تو صدر ایوب نے اسے سراہا۔ اسی طرح وہاں کے اخبار نے پاکستان کے بارے میں چھپنے والے خاکسار کے مضامین اور بعض دوسرے دوستوں کے خطوط وغیرہ کو ایک کتاب ان ڈیفنس آف پاکستان کی شکل میں چھاپا تو اسے بھی صدر ایوب نے سراہا۔ مغربی افریقہ میں مقامی طور پر سلسلے کا لٹریچر چھاپنے کی توفیق ملی۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ اس علاقے میں زیادہ تر اسی لٹریچر کا استعمال کیا جاتا رہا۔ عیسائی مشنوں نے جو مذہبی لٹریچر کے متعلق اپنے مشنوں کو اطلاعات دی ہیں ان میں اس لٹریچر کا بھی خاص طور پر ذکر کیا جاتا رہا ہے۔ مجھ سے آگے محترم مصطفےٰ ثابت صاحب ہیں جو عربی زبان جو ان کی اپنی زبان ہے کے علاوہ انگریزی زبان بھی روانی کے ساتھ بولتے بھی ہیں اور لکھتے بھی ہیں۔ مجھے آپ کے بعض انگریزی زبان میں لکھے ہوئے مضامین کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحقیق کے رسیا ہیں اور عربی زبان کے انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کے بھی ماہر ہیں۔ گذشتہ دنوں کینیڈا میں مقیم تھے اب بھی شاید وہیں ہیں اس گروپ تصویر میں بہت سے لوگ موجود ہیں اور سب کے متعلق لکھنا یقیناً طوالت کا باعث ہوگا لیکن بہرحال بعض دوست ایسے ہیں جن کا ذکر چھوڑا نہیں جا سکتا۔ مکرم حبش صاحب کے پیچھے ذرا سا بائیں طرف یا یوں کہیئے کہ مکرم حبش صاحب اور مولانا محمد شریف صاحب کے درمیان پیچھے مکرم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی ہیں۔ جو اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں دوستوں کے دوست اور ہر شخص کے کام آنے والے امریکہ اور جرمنی میں سلسلہ کے مربی رہے۔ ربوہ میں دیگر امور کے علاوہ وکیل التبشیر کی ذمہ داری بھی نبھائی اور ایک وقت میں حضرت امام جماعت (الرابع) کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ آپ کی بعض کتابیں جو جرمن زبان میں ترجمہ ہو چکی ہیں دعوت الی اللہ کے لئے خاصی مفید ثابت ہوئیں اگرچہ آپ کو تقریر کے میدان میں تو زیادہ نہیں دیکھا لیکن قلم کا استعمال آپ نے ضرور کیا اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ بہت اچھا استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ اس تصویر میں مولانا محمد سعید صاحب انصاری بھی موجود ہیں اور مکرم لطیف احمد صاحب پریمی اور سعید احمد صاحب قریشی بھی۔

بہرحال تمام دوست ہمارے دوست ہیں اور ہم ان کے لئے دست بدعا ہیں۔ ان میں سے مسعود احمد صاحب جہلمی کے علاوہ ایک دو اور دوست بھی ایسے ہیں جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں مثلاً خان محمد صاحب جو ایک وقت میں سلسلہ کے معلم تھے اور پھر ایک لمبے عرصے تک خاکسار کے ساتھ دفتر تحریک جدید میں مددگار کارکن کے طور پر کام کرتے رہے۔ نہایت ذہین ہوشیار اور ہر معاملے میں صحیح مشورہ دینے کی اہلیت رکھتے تھے۔ مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب مکرم محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ تبشیر اور مکرم بشیر احمد صاحب ریحان ڈرائیور ان کے علاوہ دو تین دوست ایسے ہیں جن کے نام اس وقت یاد نہیں لیکن بہرحال جب وہ اپنے آپ کو اس تصویر میں پائیں گے تو یقیناً خوش ہوں گے۔

بقیہ: صـ ۳

تمام درمیانی سٹیشنوں پر جہاں گاڑی کھڑی ہوئی مختلف مقامات کی جماعتوں نے آکر شرف ملاقات حاصل کیا۔ انبالہ کے سٹیشن پر جماعت انبالہ کی طرف سے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ راجپورہ کے سٹیشن پر ریاست پٹیالہ سرہند نابھہ اور بستی وغیرہ کی جماعتیں موجود تھیں چاوہ اور دوراہہ کے سٹیشنوں پر غوث گڑھ کی جماعت موجود تھی۔ چاوہ پر گاڑی سٹیشن سے آگے نکل آئی مگر سٹیشن پر جماعت دکھائی دی اس لئے گاڑی رکوائی گئی اور حضور نے پیدل چل کر اپنے خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ لدھیانہ سٹیشن پر قابل دید منظر تھا۔ تمام جماعتیں جو ضلع لدھیانہ اور فیروز پور اور مالیر کوٹلہ سے آئی ہوئی تھیں۔ ایک خاص ترتیب سے صف بستہ کھڑی تھیں۔ شیخ محمد شفیع صاحب سیکرٹری جماعت لدھیانہ نے ایڈریس پڑھا جس کا حضور نے جواب دیا۔ لدھیانہ کے بعد گاڑی جالندھر چھاؤنی پر ٹھہری۔ جہاں ضلع جالندھر ہوشیار پور اور کپور تھلہ کی جماعت کے نمائندے کثیر تعداد میں موجود تھے۔ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔

(ادارہ)

سحر مبارک بنت ڈاکٹر مبارک احمد - حافظ آباد

محمد عظیم سیف ابن ڈاکٹر سیف اللہ - حافظ آباد

مرزا دانیال احمد ابن ڈاکٹر نصیر احمد شریف - حافظ آباد

قیصر شہزاد ابن ملک محمد نذیر - چھنی جاناں ضلع گوجرانوالہ

ساجد احمد ابن افتخار احمد - گوجرانوالہ

فہد احمد ابن عبدالرحمان بٹ - گوجرانوالہ

طاہر جاوید ابن جاوید احمد - گوجرانوالہ

شکیل احمد ابن عبدالمجید زرگر - حافظ آباد

محمد ذیشان خان ابن محمد لقمان خان - حافظ آباد

ادریس احمد ابن نعیم احمد - حافظ آباد

حارث جاوید ابن ناصر جاوید - پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

نعمان جاوید ابن ڈاکٹر جاوید اسلم - حافظ آباد

محمد حبیب اللہ ابن ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد - حافظ آباد

طاہر محمود ابن منور احمد - حافظ آباد

جلال دین ابن محمد داؤد - حافظ آباد

رخ خنداں بنت ڈاکٹر بشیر احمد - حافظ آباد

اسامہ عباس ابن قمر عباس - کوٹ یانوالہ ضلع گوجرانوالہ

ذبیح اللہ ابن شیخ مشتاق احمد قمر - حافظ آباد

ذیشان علی حیدر ابن شیخ مشتاق احمد قمر - حافظ آباد

جاجی پورہ نے ایڈریس پڑھا۔ پھر گاڑی جالندھر اور بیاس سٹیشنوں پر مختصر قیام کرتی ہوئی امرتسر پہنچی۔ یہاں پلیٹ فارم پر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ جماعت احمدیہ کا مبارک باد اور خیر مقدم کا بلند جھنڈا لہرا رہا تھا۔ قریشی محمد حسین صاحب (موجد مفرح عنبری) قائمقام امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ایڈریس پڑھا اور حضور نے اس کا جواب دیا۔ جماعت امرتسر کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔ گاڑی گیارہ بجے بٹالہ پہنچی جماعت قادیان کی طرف سے بٹالہ میں حضور کے استقبال و قیام کے انتظام کے لئے احباب موجود تھے۔ حضور نے رات بٹالہ میں قیام فرمایا اور ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو بروز دوشنبہ مبارک دوشنبہ بٹالہ سے بذریعہ موٹر قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔

بقیہ صفحہ ۸

○ بتایا گیا ہے کہ گیس کی لوڈ شیڈنگ سے اسلام آباد کے دسیوں کارخانے بند ہو گئے۔ چالو کارخانوں کی پیداوار میں زبردست کمی ہو گئی ہے۔ گھی صابن اور سبزیوں کی قلت کا اندیشہ ہے۔ اور ہزاروں مزدور بیروزگار ہو گئے ہیں۔

○ چین نے تعلیمی منصوبہ بندی کے لئے پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش کے علاوہ پانچ دیگر ممالک کو اپنے ملک میں عوام کو تعلیم دینے میں تعاون طلب کیا ہے۔

○ فار ایسٹرن ریویو نے کہا ہے کہ جنرل عبدالوحید با اصول آدمی ہیں پلاٹ کی پیشکش انہوں نے مسترد کر دی ہے۔ اور وہ سیاسی خیالات کا اظہار پسند نہیں کرتے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سیاسی روابط والے مجرموں کو پکڑنے کا اختیار نہ ملا تو فوج آئندہ ماہ سندھ سے چلی جائے گی۔

○ بتایا گیا ہے کہ اس وقت تقریباً ۲۵ ہزار افراد ایسے ہیں جنہیں کوڑھ کا مرض لاحق ہو چکا ہے اور اب جبکہ بہاری بنگلہ دیش سے واپس آ رہے ہیں۔ ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافے کا امکان ہے۔

○ بابری مسجد کی جگہ پر ایودھیا میں مندر کی فوری تعمیر شروع کرانے کیلئے ایک بھارتی مسافر طیارہ اغوا کر لیا گیا۔ ہائی جیکر نے مطالبہ کیا کہ زیر حراست تمام ہندوؤں کو رہا کیا جائے۔ انتہا پسند ہندو ہائی جیکر نے دھمکی دی کہ وہ طیارے کو بم مار کر اڑا دے گا۔ اگرچہ بعد میں پتہ چلا کہ اس کے پاس کوئی بم نہیں تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۵ جنوری۔ دھوپ نکل رہی ہے سردی کی شدت میں معمولی سی کمی ہے۔

○ وزیر قانون چوہدری عبد الغفور نے کہا ہے کہ خصوصی عدالتوں کے آرڈیننس کی عدالتوں کا بل صدر مملکت کو بھیج دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے گذشتہ روز بل کی منظوری دی تھی۔ امید ہے صدر جلد ہی دستخط کر دیں گے۔ ان کی منظوری کے بعد گزٹ نوٹیفکیشن میں باقاعدہ اعلان کر دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے بارے میں وفاقی کابینہ ہی کوئی فیصلہ کر سکتی ہے ابھی ہم نے یہ ترمیم ختم کرنے کے بارے میں نہیں سوچا۔

○ حزب اختلاف کی لیڈر نے کہا ہے کہ صدارتی امیدوار کا فیصلہ ۲۸ جنوری کو کریں گے اور حکومت سے کوئی سودے بازی نہیں ہوئی اور نہ آصف زرداری کی رہائی وزیر اعظم کے ہاتھ میں ہے۔

○ ۱۷ بے دخل فلسطینیوں کو برطانوی ہیلی کاپٹروں نے اسرائیل پہنچا دیا۔ ان میں سے ۱۳ فلسطینی غلطی سے ملک بدر کر دیئے گئے تھے۔ ۴ بیماری کی وجہ سے واپس لے جائے گئے۔

○ بتایا گیا ہے کہ تھیلر پاور ہاؤس کی نئی عمارت میں پانی رسنے لگا ہے۔ اس عمارت پر اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ توسیعی منصوبے کی خرابیاں دور کرنے میں دو ماہ لگیں گے۔ مزدور رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ کوریا کی کمپنی نے تعمیر میں شدید بے قاعدگیاں کیں۔

○ متحدہ عرب امارات کے رہنماؤں نے پاکستان اور ابوظہبی کے درمیان تعلیم اطلاعات ثقافت اور سائنس و ٹیکنالوجی سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات انتہائی منفرد اور مثالی ہیں۔

○ مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ اگر صدام کو عراقی عوام عزیز ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اقتدار چھوڑ دیں۔ عراقی صدر مزید برسر اقتدار رہے تو عوام کو عالمی اقتصادی بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑیگا۔

○ لطیف آباد نمبر ۴ چوک پر پھٹنے والا بم ایک موٹر سائیکل میں رکھا گیا تھا۔ اور موٹر سائیکل گنے کے ٹھیلے کے پاس کھڑی کی گئی تھی چند ماہ قبل بھی اسی مقام پر بم کا دھماکہ ہوا تھا۔ بم پھٹنے سے اطراف میں کھڑے ہوئے ٹھیلے اور دکانوں میں رکھا ہوا سامان بھی تباہ ہو گیا۔

○ پام آئل پر درآمدی ڈیوٹی میں اضافے کی وجہ سے گھی کی قیمتیں ۱۵ فیصد بڑھ گئیں۔ دو سے تین روپے فی کلو اضافہ ہو گیا ہے۔

○ لندن کے ایک پرنٹنگ پریس سے بیس لاکھ پاؤنڈ کے جعلی نوٹ پکڑے گئے۔ پچاس پچاس مالیت کے ۳۰ لاکھ پاؤنڈ کے نوٹ تیار کرنے کا مزید کاغذ بھی پکڑا گیا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بھارت برطانیہ کے ذریعے اپنی اہمیت اجاگر کرنا چاہتا ہے۔ یوم جمہوریہ کے موقعہ پر برطانوی وزیر اعظم جان میجر کو بطور مہمان خصوصی مدعو کرنے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے یہ بات اپنی ایک رپورٹ میں بتائی ہے۔

○ گورنر پنجاب میاں محمد اظہر نے عوام میں جانوروں سے پھیلنے والی بیماریوں کے خطرات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ جانوروں سے پھیلنے والی بیماریوں کی روک تھام کریں۔

○ معروف امریکی گلوکار مائیکل جیکسن نے اپنے حالیہ دورہ یورپ سے حاصل ہونے والی تمام آمدنی بوسنیا ہرزیگووینا کے بچوں کو دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ امریکہ کے نئے صدر بل کلنٹن نے اسقاط حمل کے قانون میں جو نرمی کی ہے ان کے متعلق ایک ویٹیکن اخبار نے اظہار خیال کرتے ہوئے انہیں غیر پسندیدہ کہا ہے۔

○ سوموار کے روز ساری دنیا میں کوڑھ کا دن منایا گیا۔ مختلف طریقوں سے لوگوں میں آگاہی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی اور بتایا گیا کہ یہ بیماری قابل علاج ہے اس لئے جب بھی اور جہاں کہیں بھی اس کا پتہ چلے فوری طور پر علاج کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

○ پنجاب بھر کے ہسپتالوں میں بیڈ فیس دگنا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں فیس پچاس روپے اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں فیس اسی روپے ہو جائے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کا ہیلی کاپٹر حادثہ سے بال بال بچ گیا۔ لاہور سے خوشاب اور میانوالی روانگی کے بیس منٹ بعد ہیلی کاپٹر میں اچانک فنی خرابی ہو گئی۔ ہیلی کاپٹر میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ صحافی سوار تھے۔ ہیلی کاپٹر واپس لاہور آ گیا اور دورہ منسوخ ہو گیا۔

○ بتایا گیا ہے کہ بمبئی میں آذان کی آواز بلند ہوتے ہی شیوسینا کے غنڈے مساجد پر ٹوٹ پڑے۔ ہندو مساجد کے آگے جمع ہوتے رہے مگر پولیس نے کوئی کارروائی نہ کی۔ مسلم کش فسادات میں بھارتی فوج کی سنگین لاپرواہی پر جرمن اخبارات نے نکتہ چینی کی ہے۔

باقی ص۷ پر

فلو کیوریٹو سمیل

FLU CURATIVE SMELL

ٹیکے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر

کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا

چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں دو چار بار سونگھنے سے آرام۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت (MONEY BACK GUARANTEE) کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت: پاکستان میں ... ۲۰ روپے، ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) ... ۱۰ روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5$ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گولبازار۔ ربوہ
فون: آفس ۷۷۱۔ کلینک ۶۰۶۔ رہائش ۶۰۷

بے روزگار خدام کیلئے سنہری موقع

۱۔ ہماری فیکٹری میں آٹو ربڑ پارٹس کا کام سکھایا جاتا ہے دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
۲۔ آفس ورک کے لئے کم از کم میٹرک پاس خدام کی ضرورت ہے جن کی عمر ۲۵ تا ۳۵ سال ہو۔
۳۔ دفتر اور گھر کے لئے دو مددگار کارکنوں کی ضرورت ہے۔

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ: پٹھہ کمانی فیکٹری گلی ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی۔ٹی روڈ شاہدرہ۔ لاہور۔ فون: ۷۱۱۷۷۹-۷۱۰۹۳۶

پتہ

حبوب مفید اٹھرا	اکسیر اولادِ نرینہ	زد جام عشق	روشن کاجل	تریاقِ معدہ	
۱۵ گرام ۱۶/-	(کورس)	خاص	۵/- روپے	۱۰/- روپے	دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
۶۰ گرام ۴۸/-	۱۵۰/- روپے	۴۸۰/- روپے		۲۰/- روپے	NASIR ناصر — ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ